خطبہ جمعہ

اَلْجَبَّار کے معنی ہیں: سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا۔ اصلاح کی توفیق دینے والا۔ ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مُصلح بھی بنتی ہے۔

جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے

(آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے اصلاح کرنے کی صفت کے مضمون کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۹/اپریل ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۹/شہادت ۱۳۸۱ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – ملك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾(سورة الحشر: ۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت جبّاریت کے مختلف لُغوی معانی مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کئے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی صفت جبّاریت کا کچھ مضمون بھی گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا۔ آج اسی ذکر کو آگے بڑھاتے ہوئے بعض اَور پہلوؤں سے صفت جبّار کو بیان کیا جاتا ہے۔

عربی لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں لکھا ہے:

اَلْجَبْرُ ٹوٹنے کے برعکس جوڑنے کے معنی رکھتا ہے جیسے اُس نے ہڈی کے ٹوٹنے کے بعد اس کو درست کر دیا اور فقیر کو غنی کر دیا۔ اور یتیم کی کفالت کی۔ چنانچہ جب جَبَرْتُ فَاقَةَ الرَّجُلِ کہا جائے گا تو مطلب یہ ہوگا کہ مَیں نے اس شخص کو غنی کر دیا۔

ابو علی الفارسی کہتے ہیں کہ جَبَرَهٗ کا معنی ہے: اس نے اس کو غربت کے بعد غنی کر دیا۔

ابن سیدہ نے اس کے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ اس نے اس شخص پر احسان کیا۔

علامہ ابنِ اثیر اپنی کتاب "النِّهَايَةُ فِي غَرِيْبِ الْاحاديث" میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث "وَ جَبَّارُ الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطَرَاتِهَا" میں لفظ جبّار کا استعمال ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے اور درست کرنے کے معانی کو مدّنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ اس پہلو سے اس حدیث کے یہ معنے ہوں گے کہ اے وہ ذات جس نے اپنی معرفت سے دلوں کو ان کی فطرت پر قیام اور ثبات بخشا۔

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورة الحشر کی اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

الجبّار: سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا، اصلاح کی توفیق دینے والا۔ (حقائق الفرقان۔ جلد ۴۔ صفحہ ۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام بھی الجبّار کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:- "بگڑے ہوئے کا بنانے والا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰۔ صفحہ ۳۷۵)

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ"۔ (ترمذی کتاب الصلوٰة باب مایقول بین السجدتین)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ"۔ اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے بگڑے کام سنوار دے، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔

حضرت ضُمْرَة ابنِ حَبِيْب روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت اُمّ سلمہ کے پاس اُن کے خاوند ابو سلمہؓ کی وفات کے موقع پر تعزیت کرنے کے لئے تشریف لائے اور آپؐ نے یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ عَزِّ حُزْنَهَا وَاجْبُرْ مُصِيْبَتَهَا وَ اَبْدِلْهَا بِهَا خَيْرًا مِّنْهَا۔ یعنی اے میرے اللہ! اُمّ سلمہ کے غم کا مداوا کر اور اس کی مصیبت کی تلافی فرما اور اس کے فوت شدہ خاوند کے بدلہ میں اسے بہتر خاوند عطا فرما۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُمّ سلمہ کے غم کا مداوا کیا اور ان کی مصیبت کی تلافی بھی فرمائی اور اُنہیں اُن کے پہلے خاوند سے بدرجہا بہتر خاوند (یعنی آنحضرت ﷺ) عطا فرمائے۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، جلد نمبر ۸۔ ذکر ازواج رسول اللہ ﷺ)

اب تک جَبّار کے جو معانی کئے گئے ہیں، ان کی روشنی میں آج خاص طور پر اَلجبّار بمعنی سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا اور بقول علامہ ازھریؒ "پسندیدہ دین کی اصلاح فرمانے والا" کے مضمون کو بیان کیا جائے گا۔ مختصراً اتنا یاد رکھیں کہ جبّار مبالغہ کا صیغہ ہے جو جبر سے مشتق ہے اور جبر کے معنے ہیں ٹوٹے ہوئے کو جوڑنا او ر کسی کے حال کی اصلاح کرنا اور کسی کو زور غلبہ سے کسی کام پر آمادہ کرنا۔ پہلی صورت میں یہ اسم جمالی ہوگا اور دوسری صورت میں جلالی۔

جَبّار کے ان معنوں کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مُصلح بھی بنتی ہے اور اس کی بنیاد ہمیں قرآن کریم کی ان آیات میں ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

﴿فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ﴾(یونس: ۸۲)

پس جب انہوں نے ڈال دیا (جو ڈالنا تھا) تو موسیٰ نے کہا جو تم لائے ہو وہ محض نظر کا دھوکہ ہے۔ اللہ یقیناً اُسے باطل کر دے گا۔ یقیناً اللہ مفسدین کے عمل کو صحیح قرار نہیں دیتا۔

سورة الانبیاء: ۹۱: ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ. اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا. وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ﴾

پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے یحییٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔ یقیناً وہ نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ہمیں چاہت اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے تھے۔

سورة الاحزاب آیات ۷۱-۷۲: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا.

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ . وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

سورۃ محمدؐ :۳:﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَالْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ . كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾۔

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا، اور وہی ان کے رب کی طرف سے کامل سچائی ہے، اُن کے عیوب کو وہ دور کردے گا اور ان کا حال درست کردے گا۔

پھر سورۃ محمد کی آیات ۵ تا ۷:﴿وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ . سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ. وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ﴾۔

اور وہ لوگ جنہیں اللہ کی راہ میں سخت تکلیف پہنچائی گئی، ان کے اعمال وہ ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ انہیں ہدایت دے گا اور ان کے حال درست کردے گا۔ اور انہیں اس جنت میں داخل کرے گا جسے ان کی خاطر اُس نے بہت اعلیٰ بنایا ہے۔

شریک کہتے ہیں کہ جامع ابن شداد نے ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے ہمیں بتایا کہ آنحضور ﷺ ہمیں کچھ کلمات سکھایا کرتے تھے۔ اور وہ ہمیں ویسے نہیں سکھاتے تھے جس طرح ہمیں تشہد سکھایا کرتے تھے (اور وہ کلمات یہ ہیں) اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کردے اور ہمارے آپس کے معاملات درست فرمادے۔ اور سلامی کے رستوں کی طرف ہماری رہنمائی فرما۔ اور ظلمات سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہری اور باطنی فواحش سے بچائے رکھ اور ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں اور ہم پر فضل کے ساتھ متوجہ ہو یقیناً تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں تو اپنی نعمتوں پر شکر کرنے والا بنا۔ اس حال میں کہ ان نعمتوں کی وجہ سے ہم تیری ثنا کرنے والے ہوں۔ ہمیں ان کو حاصل کرنے کے قابل بنا۔ اور تو ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرما۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشھد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ وہ "اَلْحَمْدُلِلّٰه" کہے۔ اور چاہئے کہ اس کا بھائی یا اس کا ساتھی "اَلْحَمْدُلِلّٰه" سننے کے بعد "يَرْحَمُكَ اللّٰه" کہے۔ پس جب وہ اسے "يَرْحَمُكَ اللّٰه" کہہ لے تو چھینک مارنے والا اس کو یہ دعا دے "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے سارے کام درست فرمادے۔ (بخاری کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یُشمّت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میرے لئے میرے دین کی اصلاح کردے جو میرے تمام معاملات کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اور میرے لئے میری دنیا کی بھی اصلاح فرمادے جو میرے زندگی گزارنے کا سامان ہے۔ اور میرے لئے میری آخرت کی بھی اصلاح فرمادے جس کی طرف میرا لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لئے ہر خیر میں آگے بڑھنے کا موجب بنادے اور موت کو ہر شر سے محفوظ ہوجانے کا ذریعہ بنادے۔ (مسلم۔ کتاب الذکر)

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوبکرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ (کی دعاؤں میں سے) یہ دعا بھی ہے کہ اے اللہ! مَیں تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں۔ پس مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ تُو میرے ہر معاملہ کی اصلاح فرمادے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند البصریین)

حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ عصا کا سہارا لیتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب ہم نے آپؐ کو دیکھا تو ہم (احتراماً) کھڑے ہوگئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تم ویسے مت کرو جیسے اہل فارس اپنے بڑے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے دعا کی کہ اللہ ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے قبول فرما، اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور آگ سے نجات بخش اور ہمارے ہر معاملہ کی اصلاح فرمادے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپؐ ہمارے لئے مزید دعا کریں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: کیا مَیں نے تمہارے لئے سب کچھ (اسی دعا میں) جمع نہیں کردیا۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الدعا)

یعنی مَیں تو تم سب کے لئے اور بھی بہت سی دعائیں کرتا رہتا ہوں۔

مسند احمد بن حنبل میں روایت ہے: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کے لئے پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپؐ نے وضو فرما کر یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میرے لئے دین کی اصلاح فرمادے اور مجھے وسعت عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةْ فَاَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

یعنی اے میرے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے۔ پس تُو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرمادے۔ (بخاری۔ کتاب الرقاق)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے ایمانوں کی تجدید کیسے کریں؟ آپؐ نے فرمایا: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا کثرت سے ورد کیا کرو۔ (مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جن ارشادات کا مجھے علم ہے اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر کسی ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لئے اُس کے دین کی تجدید کرے گا۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الملاحم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی اور وہی حق ہے خدا ان کے گناہ دور کرے گا اور ان کے حال چال کو درست کرے گا"۔

(نورالقرآن نمبر ۱، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور وہ کلام جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے، ایسے لوگوں کے خدا گناہ بخش دے گا اور ان کے دلوں کی اصلاح کرے گا۔ اب دیکھو کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ ان کے گناہ بخشتا ہے اور ان کے تزکیۂ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بدبخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے"۔ (حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۳)

مصلح کی صفات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہوں خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سنے یا بدظنی سے، مگر مَیں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلّم نے یہی تعلیم دی ہے، لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے،

لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ میں رِشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶۲۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر لاہور۔ صفحہ ۴۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں، وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ .... پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور پُرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳۔ صفحہ ۷ تا ۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ اوّل جو دروازہ کھلتا ہے وہ گندگی دُور ہونے سے کھلتا ہے۔ جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں۔ لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے تو اندرنی پلیدی رفتہ رفتہ دُور ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب تک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں "خاک شور پیش ازانکہ خاک شوی" پر عمل ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جُویا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۴۵۹۔ جدید ایڈیشن)

جُویا کے معنے ہیں چاہنے والا، خواہش رکھنے والا۔

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو۔ کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جو ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اوّل خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۹۶۔ جدید ایڈیشن)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات پیش کرتا ہوں۔

مارچ ۱۸۸۲ء کا الہام ہے: "رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ "۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱)

کہ "اے میرے ربّ امت محمدیہ کی اصلاح کر"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ایک الہام ہے ۱۸۹۸ء کا: "قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۱۸۔ تذکرہ صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اور اس الہام کی ایک اور ورشن (Version) جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ قادر ہے وہ بارگہ جو ٹوٹا کام بناوے۔ مگر یہاں جو سامنے لکھا ہوا ہے وہ ہے 'قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے'۔

۱۸/ ستمبر ۱۸۹۳ء: "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اوّل گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے"۔ "اَصْلَحَ اللّٰهُ اَمْرِیْ کُلَّهٗ"۔

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷)

"خدا تعالیٰ میرا اتمام کام درست کر دے"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۴۸ مبطوعہ ۱۹۶۹ء)

"اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ"۔ یہ الہام کہ "اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ" اس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے خدا! مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام در حقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں:

"خَرُّوْا عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ. تَاللّٰهِ لَقَدْاٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ. لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُاللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

یعنی بعض سخت مخالفوں کا یہ انجام ہو گا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمارے گناہ بخش، ہم خطا پر تھے۔ اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا یہ جواب ہو گا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اس وقت ہو گا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں گے۔ اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید ہو سکتی تھی۔ تب یکدفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ حق کو قبول کر لیں گے۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵/ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ تذکرہ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)